رباعیات

اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰؑ

سید نزر عباس نے اپنے بچوں کیلئے جمع کیا

برائے ۱۰ رمضان

یوم وفات جنابِ خدیجۃ

Note

Any body can use it

اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ

محمدؐ جب بھی اپنے محسنوں کا ذکر کرتے ہیں   نساء میں سب سے پہلے، ان ہی کا نام لیتے ہیں
نبیؐ شوہر، ولیؑ داماد ، دختر فاطمہ زہراؑ   خدیجہؑ تم کہو، ہم تو اسے اسلام کہتے ہیں

میں تطہیر خدیجہؑ کے لئے اور کہوں کیا   جس گھر میں رہی اس کے ہیں افراد بھی معصوم
یہ سارے زمانے میں خدیجہؑ کا شرف ہے   اولاد بھی معصوم ہے داماد بھی معصوم

رہا خدا کے عصر پر اثر خدیجہؑ کا   جہاں بتولؑ پلی ہے وہ گھر خدیجہؑ کا
زمانہ آج تم اسلام کہہ رہے ہو جسے   وہ دربدر تھا نہ ہوتا جو گھر خدیجہؑ کا
وہ بے نیاز ہے خالق ہے اس کی ہستی پر   کسی کا قرض نہیں ہے مگر خدیجہؑ کا
خدا کے دین پہ دو طاقتوں کا سایہ ہے   لہو حسینؑ کے دادا کا ، زر خدیجہؑ کا
کبھی عرب کے گداگر غنی نہ کہلاتے   کرم کا ہاتھ نہ ہوتا اگر خدیجہؑ کا
جو چار بیٹیاں تم نے کہیں محمدؐ کی   حقیقتاً تمہیں رہتا ہے ڈر خدیجہؑ کا

احسان ہیں خدیجہؑ کے دینِ رسولؐ پر   خالق کی بارگاہ میں بھی یہ محترم بنی
کافی ہے بس یہ بات خدیجہؑ کی شان میں   یہ آخری رسولؐ کا پہلا حرم بنی

ذی حشم ذی وقار ہے اسلام   حق پسند حق شعار ہے اسلام
یہ خدیجہؑ کی مہربانی ہے   آج تک مالدار ہے اسلام

--میر مجیبؔ علی پوری--

کون بھولے، بھلا پیغام، خدیجہؑ تیرا		دل کی دنیا پہ رقم نام، خدیجہؑ تیرا
تیری دولت نے دیا دینِ محمدؐ فروغ		اب بھی مقروض ہے اسلام، خدیجہؑ تیرا

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

حیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؑ کو		سلام کرتے ہیں جب پنجتن خدیجہؑ کو
سمجھ کے محسنۂ دیں رسولِ اکرمؐ نے		دیا ہے اپنی عبا کا کفن خدیجہؑ کو

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

حشر تک انسانیت کا ارتقاء مقروض ہے		جسکے سب مقروض ہیں وہ مصطفٰےؐ مقروض ہے
اَقرضو کے حکم سے یہ بات ثابت ہوگئی		آدمیت کیا! خدیجہؑ کا خدا مقروض ہے

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

محسن نقوی کا بی بی خدیجہؑ کو خراجِ عقیدت

چمکا ہے کچھ ایسے مہ و اختر ترے گھر کا		جبریل امیںؑ بھی ہے گداگر تیرے گھر کا
فیضانِ نظر سب پہ برابر ترے گھر کا		مقروض ہے خود دینِ پیمبر ترے گھر کا

میں سوچتا رہتا ہوں تو کون ہے کیا ہے
بی بی ! تیرا داماد نصیری کا خدا ہے

رتبے میں کہاں کوئی ہوا تیرے برابر		کیونکر کوئی کہلائے گا آخر ترا ہمسر
حیدرؑ تیرا داماد محمدؐ تیرا شوہر		حسنینؑ نواسے ہیں تو زہراؑ تیری دختر

دوزخ ترے دشمن کے لئے گرم ہوا ہے
جنت تری نعلین اُٹھانے کا صلہ ہے

پوچھا تری تاریخ کے ہر دور سے ہم نے		یہ بھید بھی پایا نہ کسی اور سے ہم نے

دیکھی نہیں مائیں کبھی اس طور سے ہم نے   دیکھے جو ترے لختِ جگر غور سے ہم نے

ہر مردِ جری عکس اَب وجد نظر آیا

ہر فرد تیرے گھر کا محمدؐ نظر آیا

گر تیری اجازت ہو تو اک عرض ہے سرکار   بیٹی تری جُھٹلائی گئی کیوں سرِ دربار؟

کیوں لاش حسنؑ پر ہوئی تیروں کی بوچھاڑ؟   زینبؑ کی رِدا چھن گئی، وہ بھی سرِ بازار

کیوں تیرے گھرانے پہ ستم اتنا ہوا ہے

اتنی بڑی خدمت کا یہی اجر ملا

تاراج ہوا تیری اُمیدوں کا چمن کیوں؟   پامال ہوئے ریت پہ معصوم بدن کیوں؟

شبیرؑ کی میت رہی بے گور و کفن کیوں؟   زینبؑ پسِ گردن ہوئی مجروح رسن کیوں؟

معصوم سکینہؑ کو کفن کیوں نہ ملا تھا؟

کیا یہ بھی فقط تیری مشقت کا صلہ تھا؟

---محسنؔ نقوی مرحوم--

آغا سروش کا کلام

بھر گیا اُجالوں سے کائنات کا دامن   کربلا سے جب ہوئی روشنی خدیجہؑ کی

حد ہے وہ بھی کرتے ہیں ہمسری خدیجہؑ کی

جو اُٹھا کے لائے تھے پالکی خدیجہؑ کی

روشنی کو خالق نے اس طرح کیا تقسیم   چاند اسدؑ کی بیٹی کا، چاندنی خدیجہؑ کی

گر بچائے رکھنا ہے آبروئے دسترخوان

آپ بھی کیا کیجئے حاضری خدیجہؓ کی

دستِ زینبؓ کبریٰ کل جنھوں نے باندھے تھے لگتی ہے آج اُن کو ہتکڑی خدیجہؓ کی

دینِ حق کی کل دولت اصل میں امانت ہے

ظاہری محمدؐ کی ، باطنی خدیجہؓ کی

اِن کی کشتیءاُلفت نوحؑ کا سفینہ ہے کفر کی علامت ہے دشنی خدیجہؓ کی

۔۔آغا سروشؔ۔۔

جو منکرِ قرآن ہے مسلمان نہیں مومن تو وہ کیا ہو سکے،انسان نہیں ہے

ازواجِ نبیؐ کو ماں نہ جس نے مانا اُس شخص کا کوئی دِین وایمان نہیں ہے

۔۔پیر سید نصیر الدین نصیر آف گولڑہ شریف۔۔

ہے ذات تیری شوکت اسلام کا عنوان کردار تیرا حشمتِ توحید کی پہچان

ہیں عالم اسلام پر بے حد ترے احسان تھی ذات،پیمبر تری عظمت کی نگہبان

مقروض ہے اسلام اب تک ترے در کا

کہتے ہیں جسے خلا ہے صدقہ ترے گھر کا (مظفر نقوی)

۔۔۔۔۔

عالم میں سویرا ہے نبوت کے حشم سے ہے قصر نبوت میں اُجالا تیرے دم سے

عظمت ملی انساں کو ترے نقش قدم سے اسلام پھلا پھولا ترے لطف و کرم سے

چادر تری اسلام کی لبستی پرتنی ہے

خدمت سے تری دین کی ہر بات بنی ہے

--جناب مظفر نقوی--

اُمید فاضلی کا نذرانہ عقیدت

دیباچہء تصدیقِ رسالت ہیں خدیجہؑ
ملت کے لئے نازشِ ملت ہیں خدیجہؑ

کہتی ہے رہِ حبِ محمدؐ جسے دنیا — اس راہ کا آئینِ ہدایت ہیں خدیجہؑ
ادراکِ نبیؐ تھا جنہیں بعثت سے بھی پہلے — وہ صاحبِ عرفان و بصیرت ہیں خدیجہؑ
ہر سانس ہے تطہیر کی خوشبو سے معطر — ہر لمحہ نگاہ دارِ امانت ہیں خدیجہؑ
کہتا ہے رہِ زیست میں بچپن یہ علیؑ کا — رحمت ہیں نبیؐ، سایہء رحمت ہیں خدیجہؑ
زہرہؑ ہوں کہ سبطین پیمبرؐ ہوں کہ زینبؑ — اسلام کے ہر پھول کی نکہت ہیں خدیجہؑ
از بیتِ شرف تا بہ رہِ سامرہ دیکھو — جس روپ میں ہیں محسنِ ملت ہیں خدیجہؑ
افسانہ طرازوں کے بھی سر خم ہیں جہاں پر — تاریخ کی وہ زندہ حقیقت ہیں خدیجہؑ
تفسیر، خرد کر نہ سکی جس کی ابھی تک — ایثار و رفاقت میں وہ آیت ہیں خدیجہؑ
بن ان کے محمدؐ کا سمجھنا نہیں آساں — اے دینِ نبیؐ تیری ضرورت ہیں خدیجہؑ

انعامِ خداوندِ دو عالم ہیں کہ اُمّید
سرکارِ دو عالم کی محبت ہیں خدیجہؑ

---(اُمّید فاضلی)---

(سید نذر عباس نے اپنے بچوں کے لئے یہ رباعیات جمع کی)

--۳۰ اگست ۲۰۰۹م. ۱۰ رمضان ۱۴۳۰ھ یوم وفات اُم المومنین جناب خدیجۃ الکبریٰ--